

بدعات اہل حدیث

از قلم:

حقیقت رقم، نباض قوم

مولانا الحاج ابو اؤد محمد صادق قادری رضوی

امیر جماعت رضائے مصطفیٰ، گوجرانوالہ

مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ
مکتبہ غوثیہ نارووال

بدعات الہجدیث کا بیان

اوقاف حقیقت رقم: تبلیغی قوم مولانا الحاج ابو نازک محمد سابق قلعہ ری ریسوی امیر جماعت رشانیہ مصطفیٰ گوجرانوالہ

غیر مقلدین وہابیہ نے اہلسنت کے معمولات و امور خیر (میلاد و عرس و گیارہویں وغیرہ) کے خلاف ذریت وہابیہ کی آنکھوں پر شرک و بدعت اور تعصب کی ایسی نئی باندھی کہ اس بدعت فروشی کے نتیجہ میں نجد سے پاکستان تک خود پورا دہائی معاشرہ امور شر اور بدعات و رسوم و فیشن کی زد میں آ گیا۔ چنانچہ وہابیوں کے گھروں میں ٹیلیوژن بیاہ شادی کی رسومات و تکلفات بے نماز و برائش نوجوان دہائی طبقہ اور انتخابی مشاغل و مذہبی جلسوں میں بھی ترک حدیث و اتباع فیشن فوٹو بازی، وڈیو فلم وغیرہ کا عام مظاہرہ دیکھا جاسکتا ہے درج ذیل ”تنظیم الہجدیث“ لاہور کا مضمون اسی موضوع سے متعلق ہے ملاحظہ ہو۔

”تنظیم الہجدیث“ لاہور نے ۱۳ نومبر ۸۷ء کی اشاعت میں بعنوان ”جمیعت الہجدیث کے اکابر کی خدمت میں“ لکھا ہے کہ شخصیت پرستی: ایک بات..... ہم ”جمیعت الہجدیث پاکستان“ کے اکابر کی خدمت میں بھی عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ کہ علامہ ظہیر اور مولانا بزدانی سے عقیدت و محبت کا اظہار اپنی جگہ بالکل بجا اور درست ہے لیکن اس عقیدت و محبت کو ”شخصیت پرستی“ کا رخ اختیار کرنے کی اجازت نہ دیجئے غلو عقیدت: اس کے لئے مقررین پر کچھ معقول پابندی عائد کرنی پڑے تو اس سے گریز نہ کیا جائے۔ ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو موچی دروازہ لاہور کے جلسے میں ایک مقرر نے علامہ ظہیر کی مدحت و منقبت میں ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے کا سا

انداز بیان کیا۔ یہ غلو عقیدت کسی طرح بھی جائز نہیں ہے۔

نعرے بازی: نعروں میں بھی غلو عقیدت کی طرح مناسب نہیں۔ بلکہ بہتر ہے کہ صرف مسنون نعرہ نعرہ بکیر ہی ہر موقع پر استعمال کیا جائے تمام شخصی نعروں کو ختم کر دیئے جائیں۔ تصویر فروشی بعض دولت کے پجاریوں نے علامہ ظہیر کی تصویر کو دیدہ زیب انداز سے شائع کر کے ان کو عام

ہماری مطبوعات

تبلیغی جماعت کا پراسرار پروگرام	6/-	بیس تراویح پر بیس احادیث اور منکرین پر	بیس اعتراض	6/-
حیات العکھضرت مع تعارف کنز الایمان اور	10/-	تاجدار سرہند اور تاجدار بریلی کا مسلک	جشن میلاد تاجدار کیوں؟ اور جلوس الہجدیث و	15/-
علوم مصطفیٰ ﷺ	6/-	عکھضرت فاضل بریلوی	جشن دیوبند کا جواز کیوں؟	4/-
ایک ہمہ جہت شخصیت	6/-	محفل میلاد	اذان اور نماز کے بعد درود و ذکر اور	6/-
عائیانہ نماز جنازہ کی شرعی حیثیت	6/-	وسیلہ کی شرعی حیثیت	انگوٹھے چومنے کا مسئلہ	4/-
فضیلت کی راتیں	2/-	روحوں کا بعد وفات گھر آنا	امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم	4/-
ننگے سر نماز کی ممانعت	6/-	علماء دیوبند کی دورنگی توحید	مسلمانوں کی سائنسی ایجادات	4/-
بدعات الہجدیث	6/-	دو جماعتیں	اختیارات مصطفیٰ ﷺ	4/-
تبلیغی جماعت احادیث کی روشنی میں	6/-	عیسائی چیلنج اور شان محمدی	دعا بعد نماز جنازہ	6/-
نزدیکی مسجد محلہ بریلوی	12/-	پیارے نبی ﷺ کی پیاری باتیں	مسک حاجی امداد اللہ مہاجر کی	6/-
امام احمد رضا خاں روڈ	8/-	کاظمی مودودی مکالمہ	حدیث نبوی میں نماز خفی	6/-
	8/-	غوث اعظم اور گیارہویں شریف	نماز میں رفع یدین	6/-
	8/-		اشتہار دہائی اوقات نماز علاقہ نارووال	5/-
	8/-		عیسائی چیلنج اور شان محمدی	6/-
	8/-		پیارے نبی ﷺ کی پیاری باتیں	8/-
	8/-		کاظمی مودودی مکالمہ	12/-
	8/-		غوث اعظم اور گیارہویں شریف	8/-

مکتبہ غوثیہ
نزدیکی مسجد محلہ بریلوی
امام احمد رضا خاں روڈ

فروخت کرنا شروع کر دیا ہے یہ فعل اگرچہ کسی پر لے درجے کے دنیا دار اور فرد واحد ہی کا کام ہے۔ تاہم جلسوں میں اس کی فروخت کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔ تاکہ فرد واحد کی روسیاهی سے جماعت کی رسوائی و روسیاهی کا سامان نہ ہو۔ اس کے لئے چند رضا کاروں کی ڈیوٹی ہی صرف یہ لگائی جائیگی ہے کہ وہ اس پر کڑی نظر رکھیں اور کسی بھی عبداللہ یا والدہ رحمہم کو تصویر فروشی کی اجازت نہ دیں۔ پٹانے بازی: اس طرح ہوائی فائرنگ اور پٹاخوں کا استعمال بھی ایک جاہلانہ فعل ہے۔ جو الحمدیث کے قطعاً نمایاں ان نہیں۔ اس رجحان کو پوری سختی کے ساتھ روکنے کی ضرورت ہے محض رسمی اعلان کافی نہیں۔ بت فروشی: ”شخصیت پرستی“ اور ”بت پرستی“ پر بھی ہمارے اکابر نے کاری ضربیں لگائی ہیں لیکن انہیں یہ کہ اب رسومات کے سیلاب میں ہم نے بھی بہنا شروع کر دیا ہے اور بت شکنی کے بجائے بت فروشی کا رجحان بھی ہمارے اندر پیدا ہو رہا ہے۔“ (حوالہ مذکورہ)

ماہ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ کے ماہنامہ ”رضائے مصطفیٰ“ گوجرانوالہ میں بعنوان ”زندہ باداے مفتی احمد رضا خان زندہ باد“ مخالفین اہلسنت کے متعلق جو اہم الزامی مضمون شائع ہوا تھا۔ اس کا پیرا (جلوس مزار فاتحہ) بالخصوص غیر مقلدین سے متعلق تھا اس لا جواب مبنی برحق مضمون کی اہمیت و افادیت کے باعث ہفت روزہ ”تنظیم الہمدیث“ لاہور نے اپنے ہم مسلک ”الہمدیثوں کو انتباہ کرتے ہوئے مضمون ہذا بدیں عنوان لفظ بہ لفظ شائع کیا ہے۔ کہ

”توحید وسنت کے گلشن کو برباد نہ کرو ہوش کرو اور سنو“

بریلوی ماہنامہ ”رضائے مصطفیٰ“ گوجرانوالہ نے اپنی اشاعت ماہ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ مطابق نومبر ۱۹۸۷ء میں ایک جلی عنوان لکھا ہے۔

☆ جیت گیا بھائی جیت گیا۔ ملک رضوی جیت گیا۔

☆ چھا گیا بھائی چھا گیا۔ شاہ بریلی چھا گیا

☆ زندہ باداے مفتی احمد رضا خان زندہ باد۔ اس جلی عنوان کے نیچے ”رضائے مصطفیٰ“ نے ایک اداراتی نوٹ لکھا ہے جو بلا تبصرہ درج ذیل ہے۔

جلوس مزار فاتحہ ۱۳ اگست ۱۹۸۷ء بروز جمعہ کاموکی منڈی میں یوم آزادی کی بجائے یوم احتجاج منایا گیا۔ ☆ بعد نماز جمعہ الہمدیث کی مساجد سے لوگ جلوسوں کی شکل میں مرکزی جامع الہمدیث

پہنچے۔ ☆ جہاں ایک بڑا جلوس مولوی حبیب الرحمن یزدانی کے مزار پر گیا ☆ اور فاتحہ خوانی کے بعد پر امن طور پر منتشر ہو گیا۔“ (روزنامہ جنگ لاہور ۱۲ اگست ۱۳ اگست)

”رضائے مصطفیٰ“ قبر نبوی (ﷺ) کی زیارت کے لئے جانے والے اور جلوس میلاد ☆ مزارات اولیاء اور گھروں یا قبروں پر فاتحہ خوانی کو ☆ بدعت و ناجائز قرار دینے والوں کا ☆ اپنے آنجنابی مولوی یزدانی کے لئے ☆ یہ سب کچھ کرنا جہاں باعث تعجب و ان کی دورنگی کا مظاہرہ ہے۔ وہاں مسلک اہلکھسرت کی اصولی فتح ہے کہ مخالفین نے بالآخر قبر کو مزار قرار دینے، وہاں زیارت کے لئے جائے جلوس نکالنے اور فاتحہ خوانی کرنے کا عملی اعتراف کر لیا۔“ (نقل مطابق اصل لفظ بہ لفظ ہفت روزہ ”تنظیم الہمدیث“)

لمحہ فکر یہ: رسالہ ”تنظیم الہمدیث“ کے خودنوشتہ مضمون اور پھر ”رضائے مصطفیٰ“ کے ”الہمدیث“ سے متعلقہ مضمون کو لفظ بہ لفظ شائع کر کے گویا سو فیصد تائید کر کے اس کا ☆ اپنی ”وہابی قوم“ کو بدین الفاظ چھوڑنا کہ ”توحید وسنت کے گلشن کو برباد نہ کرو ہوش کرو اور سنو“۔ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ سنتوں، بریلویوں کو بڑی ثقارت سے بات بات پر مشرک و بدعتی گردانا اور اپنے کو بڑا پاک دامن اور مشرک و بدعت کے ارتکاب سے پارسا ہونے کا تاثر دینا سراسر جھوٹ اور دھوکا ہے۔ کیونکہ یہ ”الہمدیث وہابی“ خود اپنے ہاتھوں ☆ توحید وسنت کے گلشن کو برباد کرنے والے ہیں یہ نام نہاد مؤرخہ خدا کے بندے نہیں ☆ بلکہ عبداللہ نیار والد رحمہم۔ یعنی روپے پیسے اور دولت دنیا کے بندے اور بیماری ہیں ☆ غلو عقیدت، شخصیت پرستی، آتش بازی و پٹانے بازی جیسی فضول خرچی بلکہ بت فروشی و بت پرستی میں بھی مبتلا ہو چکے ہیں ☆ اور رسومات کے سیلاب میں بہہ رہے ہیں۔ بلکہ اپنے مولویوں کی قبروں کو مزار قرار دے کر وہاں زیارت کے لئے جانے۔ مردہ مولویوں کا جلوس نکالنے اور فاتحہ خوانی کرنے کا عملی اعتراف و ارتکاب کر رہے ہیں۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ان کے آنجنابی مولوی یزدانی اور احسان الہی ظہیر کی بم کے دھماکے میں جب ہلاکت ہوئی تو اس وقت بھی فوٹو بازی و وڈیو فلم بنوانے کی بدعات میں متفرق تھے۔ والہیاذ اللہ

اور سنہ ۱۹۸۷ء ”جماعت الہمدیث“ کے خصوصی ترجمان ہفت روزہ ”تنظیم الہمدیث“ نے ”الہمدیثوں“ کا مزید رونا روتے ہوئے لکھا ہے کہ ☆ ”الہمدیث“ کی ”الہمدیثیت“ اب صرف مساجد کی چار

دیواری کے اندر محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ یعنی (رفعیدین و آمین بالجہر وغیرہ) مساجد سے باہر کردار و عمل کے اعتبار سے الہحدیث اور غیر الہحدیث میں کوئی فرق باقی نہیں رہ گیا ہے ☆ شادی بیاہ کے موقع پر الہحدیث اور غیر الہحدیث کا امتیاز ختم ہو گیا ہے معیشت و معاشرت میں اور تجارت کا روبرو میں ایک الہحدیث کی کوئی امتیازی خصوصیت نظر نہیں آتی ☆ جو اصلاح کا علمبردار تھا وہ خود فساد کا شکار ہے، جو داعی الی اللہ تھا وہ خود نفس و ہوس کا غلام ہے، جو رسوم و رواج کے خلاف جہاد کرنے والا تھا ☆ اس نے خود اپنے حرم دل کے طاقوں میں رسوم و رواج کے بت سجال لئے ہیں جن کی وہ پرستش کر رہا ہے۔ ☆ اس حصار اسلام میں بھی شکاف پڑ گیا ہے اور توحید و سنت کا وہ چراغ بھی گل ہو گیا ہے جس سے اس تیرہ و تار ماحول میں روشنی کی کچھ کرن موجود تھی۔

تجدید ایمان: الہحدیث از سر نو الہحدیث بنیں۔ اپنے ایمان و عمل کی تجدید کریں نفس پرستی، رواج پرستی، پیوڑ دیں۔ گھروں میں پردے کی پابندی کریں۔ ان کے گھر موجودہ دور کی فحاشی و عریانی (ٹیلی ویژن وی سی آر وغیرہ) سے پاک ہوں، تصاویر اور بے جا آرائشوں سے پاک ہوں۔“

(تنظیم الہحدیث ۱۰ جولائی ۱۹۸۷ء)

اکثریت کا فر: ☆ ”نماز اسلام اور کفر میں حد فاصل ہے۔ تو بے نماز مسلمان نہ ہوئے (الاعتصام ۲-۳-۸۷) ☆ جان بوجھ کر ایک نماز ترک کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ بے نماز کافر جہنمی ہے۔ ترک نماز شرک اور کفر سے الحاق ہے (الاعتصام ۲-۶-۸۷) ☆ الہحدیث کہلانے والے اکثر بے نماز ہیں۔“ (الاعتصام ۱-۸۷) یہ ہے جماعت الہحدیث کے ترجمان ہفت روزہ ”الاعتصام“ کا فتویٰ و فیصلہ کہ ☆ بے نماز غیر مسلم اور کافر ہیں ☆ اور الہحدیثوں کی اکثریت بے نماز ہے ☆ نتیجہ ظاہر ہے کہ ان وہابیوں کی اکثریت غیر مسلم اور کافر ہے۔ مگر کتنی ستم ظریفی ہے کہ دوسروں کے ”امور خیر“ پر بدعت بدعت کا شور مچانے والوں کو اپنی وہابی غیر مسلم، کافر اکثریت کی کوئی فکر نہیں۔ جس وہابی اقلیت کی اکثریت بے نماز و کافر ہے اسے اہلسنت کی مخالفت کا کیا حق ہے؟

تاموس رسالت کانفرنس۔ ۷ ستمبر ۱۹۸۹ء کو بعد نماز عشاء شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ میں ”جمعیت الہحدیث“ کے زیر اہتمام امیر جمعیت مولوی عبداللہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی ☆ جس میں اس مقررہ تاریخ پر بروز جمعرات ☆ ضرورت سے بہت زیادہ لائٹ و روشنی پر فضول خرچی کی گئی ☆ نوٹو

بازی کے علاوہ بار بار تالیوں کا شور برپا ہوا۔ مگر ان بدعات و خرافات پر ”امیر جمعیت الہحدیث و عالم اعلیٰ الہحدیث“ ساجد میر وغیرہ وہابی مولوی ٹس سے مس نہ ہوئے جبکہ محفل میلاد کی روشنی و شیرینی اور یار رسول اللہ ﷺ کی کونج پر یہ آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔

عظیم بددیانتی مزارات پر طعنہ زنی اور محلات پر خاموشی

نام نہاد ”الہحدیث“ وہابیوں کی ایک عظیم بددیانتی یہ بھی ہے کہ ☆ وہ اولیائے کرام و بزرگان کے مزارات و عمارات کے خلاف نہ صرف زبانی فتویٰ بازی میں سرگرم ہیں بلکہ سعودی عرب میں صحابہ کرام و اہلبیت (علیہم الرضوان) کے قبوں اور مزاروں کو بھی نہیں، ان سے ملحقہ مساجد کو بھی عملاً شہید کر چکے ہیں۔ مگر یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ نجدی وہابی جس زور و شور سے مزارات کے خلاف سرگرم عمل ہیں۔ اس سے بڑھ کر۔ محلات کوٹھیاں، دیدہ زیب فرنیچر و ٹیلی ویژن سمیت پر تعیش مکانات اور پر تکلف مساجد و مدارس اور دفاتر بنانے میں مصروف ہیں جس کا نجدی وہابی کتب فکر کے ترجمان آنجمنائی شورش کاشمیری نے بھی خوب نوٹس لیا ہے۔

شورش کا استفسار، محلات جائز اور مزارات ناجائز کیوں؟

☆ جنت بقیع میں مزارات کی حالت حد درجہ ناگفتہ بہ ہے۔ پہلو میں فلک بوس عمارات کھڑی کی جا رہی ہیں اور بہت سی قد آور عمارتیں کھڑی ہو چکی ہیں ☆ جس پیغمبر اسلام ﷺ نے عمر بھر بکا مکان نہ بنایا۔ اس کے نام لیوا بنگلوں اور محلوں میں رہ رہے ہیں لیکن جنت البقیع ہی ایک ایسی جگہ ہے جہاں قبروں کو عبرت کے نوشتے بنا رکھا ہے ☆ گویا اسلاف کی قبروں پر سنت نبوی نافذ ہے لیکن خود ”زندہ لاشیں“ سنگ مرمر کے محلوں میں رہ رہی ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مزار قدس پر میرے اشکوں کی جو حالت ہوئی عرض کرنا مشکل ہے۔ ذیل کے اشعار اسی حاضری کی یادگار ہیں

اس سانحہ سے گنبد خضریٰ ہے پر لال
لخت دل رسول ﷺ کی تربت ہے خستہ حال
ہوتا ہے دیکھتے ہی طبیعت کو اختلال
ازتی ہے وصول مرقد آل رسول پر
لیکن حرام شے ہے مقابر کی دیکھ بھال
فرشہ رویا ہے پیغمبر کے دین میں؟
تیرا غضب کہاں ہے خداوند والجلال
اسلام اپنے مولود و نشان میں انجی

تو ندیں بومی ہوئی ہیں غریبوں کے خون سے
مخلوں کی آب و تاب ہے حکام پر حلال
جس کی نگاہ میں بستی جی کی حیثیت ہو
اس شخص کا نوشتہ تقدیر ہے زوال
کیا یونہی خاک اڑے گی مزارات قدس پر
فیصل کی سلطنت سے ہے شورش میرا سوال
(ہفت روزہ چٹان لاہور ۹ مارچ ۱۹۷۰ء) - صلی اللہ علیہ وسلم

شورش کاشمیری نے مزید لکھا ہے کہ ”میں جدہ پیلس کی کھڑکیوں سے شاہ سعود کے محل کا نظارہ کرتا رہا اس کی بیرونی دیوار پر برجیاں ہیں ان برجیوں میں شام ہوتے ہی ہنڈ - روشن ہو جاتے ہیں۔ قوس قزح کے رنگوں کی طرح محل جگمگاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے فلک سے ستارے اتار کر تشر شاہی میں ٹانگ دیئے ہیں ☆ سعودی حکومت نے عہد رسالت مآب ﷺ کے آثار صحابہ کرام کے مظاہر اور اہلیت کے شواہد اس طرح مناد دیئے ہیں کہ جو چیزیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر محفوظ کرنی چاہیے تھیں وہ ڈھونڈ کر جو کر دی گئی ہیں ☆ کہیں کوئی کتبہ یا نشان نہیں، لوگ بتاتے اور ہم مان لیتے ہیں۔ حکومت کے نزدیک ان آثار و نقوش اور مظاہر و مقابر کا باقی رکھنا بدعت ہے۔ عقیدہ توحید کے منافی ہے۔ سنت رسول ﷺ کے منافی ہے ☆ لیکن عصر حاضر کی ہر جدت جدہ ہی میں نہیں پورے حجاز میں موجود ہے۔ بلکہ بڑھ پھیل رہی ہے۔ کیا قرآن و سنت کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا؟ ☆ شاہ کی تصویریں ہوٹلوں میں لٹک رہی ہیں، انہیں حکومت نے خود مہیا کیا ہے۔ ایئر پورٹ پر اترتے ہی شاہ کی تصویر پر نظر پڑتی ہے۔ قبوہ خانوں اور رستورانوں میں ان کی تصویروں کی بہتات ہے لیکن اس میں کوئی بدعت نہیں! بدعت اسلاف کی یادیں بنانے اور باقی رکھنے میں ہے؟ کتاب (شب جائے من بود ص ۲۲)

عشق اور فیشن: اہل مکہ نے محل اجاڑ دیئے اور محل اٹھائے ہیں پورے مکہ میں عہد نبوی کی دو چیزیں باقی رہ گئی ہیں ”کھجور“ اور ”زمرم“ باقی تانائے فیصد یورپ کا مال ہے۔ ☆ ہر چیز پر یورپ کی چھاپ لگی ہوئی ہے۔ ہوٹل.... یورپ کے ہوٹلوں سے کم نہیں ☆ عربی جرائد و رسائل بالخصوص جن میں زنانہ نغہ (بے حیائی و بے پردگی) نمایاں ہوتا ہے ہر قدغن سے آزاد ہیں، روزانہ آتے ہیں روزانہ بکتے ہیں۔ حرمین شریفین کے آس پاس دکانوں میں بکتے ہیں۔ ان کی خریداری عورتوں میں بکثرت ہوتی ہے ان پر ہنہ اور نیم پر ہنہ رسالوں پر کوئی پابندی نہیں ☆ عرب عورتوں کے لئے سکرت اور منی سکرت تک بکتی ہیں۔

جنت المعلیٰ مکہ معظمہ کا قبرستان ہے ایک چوڑی سڑک کے ذریعہ قبرستان کے دو حصے ہو گئے ہیں۔ کسی قبر پر کوئی نشان یا کتبہ نہیں۔ سب نشان ڈھادیئے گئے ہیں ٹوٹی پھوٹی قبریں مٹی کی ڈھیریاں ہو گئی ہیں۔ پوری دنیا میں کوئی قبرستان اس سے بڑھ کر بے بسی کی حالت میں نہ ہوگا۔ جو لوگ اس کا نام قرآن و سنت کے احکام رکھتے ہیں وہ کس منہ سے تاج شہی پہنتے ہیں۔ اونچے اونچے محل بناتے ہیں جس ذات اقدس کے صدقہ میں عزتیں، ان کے آثار کی یہ بے حرمتی، یہ قرآن و سنت نہیں۔ اہانت اور صریح اہانت ہے سعودی حکومت عشق اور شرک میں فرق نہیں کر سکی ☆ حالانکہ عشق رسول ﷺ کی اساس ادب پر ہے کوئی بے ادب بارگاہ رسالت سے فیض نہیں پاسکتا جو شخص جتنا باادب ہوگا اتنا ہی بارگاہ رسالت سے فیض پائے گا ☆ حضور ﷺ کو بعثت سے پہلے گیارہ سال تک ستایا گیا۔ ام المؤمنین خدیجہ الکبریٰ کو اب ستایا جا رہا ہے مسلمانوں نے اپنی بیویوں کے تاج محل بنا ڈالے لیکن جو فاطمہ الزہرا کی ماں تھیں وہ ایک ویران قبر میں پڑی ہیں جو لوگ یہاں قرآن و سنت کے حوالے دیتے ہیں ان کا شاہی دسترخوان کبھی سنت نبوی کے مطابق نہیں ہوتا۔ جنت البقیع (صحابہ و اہلیہ کا قبرستان) ایک ایسی اہانت کا شکار ہے کہ دیکھتے ہی خون کھول اٹھتا ہے اور ایک ایسے منظر (مزارات کی بے حرمتی) سے واسطہ پڑتا ہے کہ دل بیٹھ جاتا ہے ان عربوں (نجدیوں) کا طرز کیا ہے۔ انہیں ذرا برابر احساس نہیں کہ اس مٹی میں کون سو رہا ہیں، یہ عرب ہیں، جو قبریں ڈھائے اور محل بنائے جا رہے ہیں۔ نئی کر بلا (محمد ﷺ) کا گھر انداب بھی کر بلا (جنت البقیع) میں پڑا ہے۔ جو (یزیدی) لشکر و سپاہ کی تلواروں سے بچ رہے تھے ان کی قبریں قتل کر دی گئی ہیں۔ زمانے نے آنکھیں پھیر لی ہیں اور ان کا ہیضہ دل حقیقت و غیرت سے خالی ہو گیا ہے۔ (ملخصاً کتاب ”شب جائے من بودم“)

مزارات و عمارات کے مسئلہ پر نجدیوں و دہائیوں کے وکیل اور ان کے ”گھر کے بھیدی“ کی نظم و نشر ان کے دو غلہ پن اور ”بدعت افروز عمارات“ و جدت پسندی کی تاریخی دستاویز اہل انصاف کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔

دہابیت کے پوسٹ مارٹم کا بیان

نبی غیب دان : دعالہم ماکان واما یكون حضور پر نور محمد رسول اللہ ﷺ نے ایک مشہور و معتبر حدیث کے مطابق ملک شام و یمن کے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ تو اہل نجد نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے نجد کے لئے بھی آپ نے پھر شام و یمن کے لئے دعا برکت فرمائی۔ انہوں نے پھر نجد کے لئے عرض کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہیں شیطان کا گروہ نمودار ہوگا۔ (بخاری۔ مشکوٰۃ ص ۵۸۲)

تفسیر : اس حدیث کے مطابق نجد سے محمد بن عبد الوہاب نجدی کا گروہ اور اس کی تحریک دہابیت کا ظہور ہوا۔ یہی شخص دہابی مذہب کا موجد و امام ہے۔ اور دور حاضر میں علماء دیوبند و مودودی جماعت اسلامی۔ تبلیغی جماعت رانیوڈ اور غیر مقلدین "الجمہیت" درحقیقت اس شخص کے پیروکار، اعتقادی طور پر اس سے متاثر و اس کے ہموار ہیں بظاہر لیبل مختلف ہیں لیکن حقیقت میں یہ سب لوگ دہابی اصول و عقائد سے وابستہ اور دہابی خاندان کی شاخیں ہیں۔ گویا

ع نام ہی کا فرق ہے تصویر ہے ان سب کی ایک چونکہ حدیث پاک کے مطابق شیطانی تعلق و نسبت سے اس گروہ کا بطور فتنہ و زلزلہ ظہور ہوا ہے۔ اس لئے شیطانی اثرات کے تحت اہل اسلام اہل سنت و جماعت کے ساتھ فتنہ و جھگڑا اس گروہ کا خصوصی مشغلہ ہے جس کے بغیر یہ لوگ رہ نہیں سکتے۔

چنانچہ آج کل بالخصوص غیر مقلدین دہابیوں کی حقیر سی اقلیت نے سواد عظمیٰ اہل سنت و جماعت کے خلاف قلمی و زبانی طور پر ہر طرف بدزبانی کذب بیانی اور بددیانتی کا جو سلسلہ جاری کیا ہوا ہے۔ غیر مقلدین کا اشتہار "بریلویت کا پوسٹ مارٹم" اس کی ایک نمایاں مثال ہے۔ جس سے ان لوگوں کی بدتمیزی، اشتعال انگیزی اور خبیث باطنی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ غیر مقلدین کے ترجمان رسائل "الاعتصام" "الاسلام" "الجمہیت" تنظیم "الجمہیت" نے بار بار اس "اشتہار" کا اشتہار شائع کر کے گویا تمام غیر مقلدیت کو اس اشتہار میں شریک جرم بنا دیا ہے اور ہمیں بھی "غیر مقلدیت دہابیت کے پوسٹ مارٹم" پر مجبور کر دیا۔ بمصداق: متنبہ از خردارے۔ اب آئیے غیر مقلدیت کی شخص و شخص لاش کا پوسٹ مارٹم ہوتا ملاحظہ فرمائیے اور ان کی حماقت و جہالت اور بے ایمانی کا ماتم

کیجئے "اشتہار بریلویت کے پوسٹ مارٹم" میں کتاب "تذکرہ غوثیہ" کے بھی تین چار حوالے بریلویت پر چسپاں کر دیئے ہیں۔ حالانکہ اس کتاب کے متعلق آنحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے واضح کاف الفاظ میں تحریر فرمایا ہے کہ "تذکرہ غوثیہ"..... ضلالتوں گمراہیوں بلکہ صریح کفر کی باتوں پر مشتمل ہے۔..... ایسی بے دینی کتاب کا دیکھنا حرام ہے۔" (فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۱۹۵)

ماہنامہ رضائیہ مصطفیٰ : نے بھی محرم الحرام ۱۴۰۵ھ کی اشاعت میں "فتاویٰ رضویہ" کے مذکورہ حوالہ کے علاوہ اعلان کیا تھا کہ "تذکرہ غوثیہ" نہ علمائے اہل سنت کی تصانیف میں سے ہے اور نہ ہی علمائے اہل سنت کے نزدیک مستند و معتبر ہے۔ اس کتاب میں شاہ غوث علی پانی پتی کے ملفوظات جمع ہیں اور شاہ غوث علی اپنی تصریح کے مطابق مولوی اسماعیل دہلوی اور شاہ اسحاق دہلوی کے بھی شاگرد ہیں۔ (تذکرہ غوثیہ ص ۲۰) لہذا ان کی بات حجت ہو سکتی تو دہلوی صاحب کے پیروکاروں کے لئے نہ کہ بریلوی اہل سنت کے لئے۔

باوجود: اس کے غیر مقلدین کا اس مردود کتاب کو "بریلویت" سے تعبیر کر کے دھوکہ دینا بدترین ہٹ دھرمی و بددیانتی نہیں تو اور کیا ہے؟ کتنی ستم ظریفی ہے کہ بریلی والے جس کتاب کا دیکھنا تک حرام فرماتے ہیں۔ غیر مقلدین "مان نہ مان میں تیرا مہمان" کی طرح اسے زبردستی بریلویت سے تعبیر کر کے دھوکہ دیتے ہیں۔ ان کے پوسٹ مارٹم کے اشتہار کی اس روش سے باقی اشتہار کا بھی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ ڈھیت اور بے شرم دنیا میں بھی دیکھے ہیں مگر سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

عقائد باطلہ و مسلم دشمنی : مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دہابیوں کے ہم عقیدہ "تقویۃ الایمانی" موجد بھائی اور دیوبند کتب فکر کے مایہ ناز رہنما و سابق صدر دیوبند مولوی حسین احمد "مدنی" کی زبانی دہابیوں کے امام و مدد و محمد بن عبد الوہاب کے عقائد باطلہ اور مسلمان دشمنی کی کہانی پہلے پیش کر دی جائے۔ سنیے "مدنی" صاحب لکھتے ہیں "صاحبو۔ محمد بن عبد الوہاب نجدی ابتداء تیرھویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا۔ اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اہل سنت و جماعت سے قتل و قاتل کیا ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دینا رہا انہیں کافر و مشرک قرار دے کر ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا۔ ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکالیف شائد پہنچائیں۔ سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا۔ اور

ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا۔ محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و جملہ مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتل کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔ چنانچہ لوہاب صدیق حسن خاں (غیر مقلد) نے خود اس کے ترجمہ میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے۔

وہابیت: شان نبوت اور حضرت رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں۔ اور اپنے کو مہاش ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں۔ اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے۔ اور اسی وجہ سے تو سب دعا میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں۔ ان کے بڑوں (اکابر وہابیہ) کا مقولہ ہے معاذ اللہ معاذ اللہ نقل کفر، کفر نباشد۔ کہ ہمارے ہاتھ کی لامٹی ذات سرور کائنات علیہا الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے۔ ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں۔ اور ذات فخر عالم ﷺ سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے ☆ زیارت رسول مقبول ﷺ و حضوری آستانہ شریفہ و ملاحظہ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ (وہابیہ) بدعت حرام وغیرہ لکھتا ہے اس طرف اس نیت سے سفر کرنا محظور و ممنوع جانتا ہے۔۔۔۔۔ بعض ان میں کے سفر زیارت کو معاذ اللہ تعالیٰ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں۔ اگر مسجد نبوی میں جاتے ہیں تو صلوٰۃ و سلام ذات اقدس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نہیں پڑھتے اور نہ اس طرف متوجہ ہو کر دعا وغیرہ مانگتے ہیں ☆ وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالت جانتے ہیں اور ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین کی شان میں (نازیبا) الفاظ وہابیہ خبیثہ استعمال کرتے ہیں۔۔۔۔۔ ان کا اکابر امت کی شان میں الفاظ گستاخانہ بے ادبانا استعمال کرنا معمول یہ ہے ☆ وہابیہ خبیثہ کثرت صلوٰۃ و سلام و درود بر خیر الانام علیہ السلام اور قرأت دلائل الخیرات و قصیدہ بردہ و قصیدہ ہمزہ و غیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے ورد بنانے کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی نسبت کرتے ہیں۔

(کتاب شہاب قلب زمین احمد "مدنی" صفحہ ۳۲۷-۳۲۸)

نوٹ: یہ ہیں محمد بن عبدالوہاب و وہابیوں کے عقائد و معمولات "مدنی صاحب" ایک تو صدر دیوبند تھے اور دوسرا وہ بقول دیابہ سترہ اعشارہ برس مدینہ منورہ میں رہنے کے باعث محمد بن عبدالوہاب والہل نجد کے حالات پر زیادہ واقف تھے اس لئے انہوں نے تحقیق و تفصیل سے لکھا ہے۔

یہاں: ان لوگوں کے لئے بھی مقام عبرت ہے جو نجدی وہابی مولویوں اماموں کے پیچھے نماز نہ

پڑھنے والوں کو مورد الزام ٹھہراتے اور یکطرفہ پراپیگنڈہ کرتے ہیں انہیں "مدنی صاحب" و لوہاب صدیق حسن خاں کی بیان کردہ تاریخ و حقیقت کی روشنی میں سوچنا چاہئے کہ محمد بن عبدالوہاب کے پیروکاروں کے پیچھے اہل سنت و جماعت کی نماز کیسے ہو سکتی ہے؟ قصور اقتداء نہ کرنے والوں کا ہے یا ان مولویوں کا؟

مولوی محمد اسماعیل:۔ دہلوی غیر مقلدین وہابی مکتب فکر کے دوسرے امام ہیں جن کی شان الوہیت و دربار رسالت میں گستاخی و زبان درازی کا یہ عالم ہے کہ ان کے نزدیک ☆ "اللہ تعالیٰ کو زمان مکان سے پاک ماننا بھی بدعت ہے"۔ (ایضاح الحق ص ۳۵) گویا مخلوق کی طرح خالق بھی زمان و مکان کا محتاج ہے والعیاذ باللہ ☆ خدا تعالیٰ مکر بھی کرتا ہے لکھا ہے۔ "اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہئے" (تقویہ)

الایمان ص ۵۵) ☆ "اللہ جھوٹ بول سکتا ہے اور ہر انسانی نقص و عیب اس کے لئے ممکن ہے" (یک روزہ ص ۷۷ ملخصاً) ☆ "غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کر لیجئے۔ یہ اللہ صاحب کی شان ہے" (تقویہ الایمان ص ۲۳) گویا اللہ تعالیٰ کا علم قدیم و لازم نہیں۔ چاہے تو دریافت کر لے چاہے تو بے علم رہے اور اسکے لئے غیب غیب ہی رہے۔ والعیاذ باللہ۔ یہ ہیں ان لوگوں کے نعرۂ توحید کے کرشمے۔ اللہ کے علم قدیم کا انکار اور زمان و مکان و جھوٹ و مکر کا اثبات ☆ "رسالت مآب ﷺ کا نماز میں خیال بیکل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے کئی مرتبہ برا ہے"۔ (صراط مستقیم فارسی ص ۱۹۵ اردو ص ۲۰۱) ☆ "ہر مخلوق بڑا ہوا یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمارے بھی زیادہ ذلیل ہے"۔ (تقویہ الایمان ص ۱۵۰) ☆ "مقبولین حق کے معجزہ و کرامات جیسے بہت افعال بلکہ ان سے زیادہ قوی و اکمل کا وقوع ظلم و جادو والوں سے ممکن ہے" (منصب امامت ص ۱۸) ☆ محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس دربار میں یہ حالت ہے کہ مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے۔

(تقویہ الایمان ص ۶۸) ☆ انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ (بنی دلی ہو) وہ بڑا بھائی ہے۔ اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے"۔ (تقویہ الایمان ص ۷۲) ☆ "بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں اور نادان ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص (خدا) کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے" (تقویہ الایمان ص ۲۹-۳۰) کیا دیوبندی وہابی مذہب کے سوا اللہ کو شخص اور نبیاء اولیاء کو بے خبر، نادان، بے حواس، ناکارے کہنے کا کوئی مسلمان تصور کر سکتا ہے؟ ☆ "اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں حکم کن سے چاہے تو

کرداروں نبی اور ولی جن اور فرشتہ جبرائیل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے (تقویۃ الایمان ص ۳۶)
مرزائیوں نے ایک کو کھڑا کیا۔ وہابیوں کے ہاں کروڑوں کا امکان ہے۔ ☆ ”جس کا نام محمد یا علی ہے
وہ کسی چیز کا حقا نہیں“۔ (تقویۃ الایمان ص ۳۹) ☆ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویۃ الایمان
ص ۷۱) ☆ جیسا ہر قوم کا چوہدری اور گاؤں کا زمیندار۔ ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار (بے
اختیار) ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۷۸) ”کسی بزرگ (نبی ولی) کی شان میں زبان سنبھال کر بولو جو
بشر کی سی تعریف ہو وہی کرو۔ اس میں بھی اختصار ہی کرو“ (تقویۃ الایمان ص ۷۸) ☆ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم پر بہتان باندھتے ہوئے آپ کی طرف سے لکھا ہے کہ معاذ اللہ ”میں بھی ایک دن مرکز میں
میں ملنے والا ہوں“۔ (تقویۃ الایمان ص ۷۵) دیوبندی وہابی مذہب کے علاوہ کوئی مسلمان آپ پر جھوٹا
بہتان باندھنے اور آپ کو مردہ ”مٹی میں ملنے والا“ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے؟ مسلمانو! آنکھیں
کھولو اور غور کرو کہ شان الوہیت و شان رسالت کے خلاف بقول سابق صدر دیوبند ”وہابیہ خبیثہ“ کے
کیسے کیسے خبیث و غلیظ عقائد و نظریات اور کسی کیسی گستاخی و بے ادبی کی ناپاک عبارات ہیں۔ اور پھر
جن کا ظاہر ایسا ہے ان کا اندرون و باطن کس قدر خبیث و غلیظ ہوگا۔ مگر افسوس کہ یہ لوگ اپنے بڑوں
اور گھروالوں کے پوسٹ مارٹم کی بجائے ”بریلویت کا پوسٹ مارٹم“ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

ع شرم ان کو مگر نہیں آتی

مرزائیوں سے ہمنوائی، ختم نبوت سے بیوفائی: یہ تو آپ نے پڑھ لیا کہ مولوی اسماعیل
دہلوی نے کتنی جسارت و شقاوت کے ساتھ صرف ایک دو نہیں بلکہ ”کروڑوں محمد ﷺ کے برابر پیدا
کر ڈالے“۔ کا نظریہ پیش کر کے عقیدہ ختم نبوت میں تشکیک و امکان و رخنہ اندازی کے ذریعے
باغیان ختم نبوت کی راہ ہموار کر کے کس قدر مرزائیوں کی ہمنوائی و ختم نبوت سے بے وفائی کی ہے۔
اس سلسلہ میں مرزائیوں کے ساتھ وہابیوں کے اندرونی گٹھ جوڑی مزید داستان ملاحظہ ہو۔

ابوالکلام آزاد: علماء احمدیہ کے امام مولوی ابوالکلام آزاد نے اس سوال پر کہ ”احمدی گروہ کی
شرکت اشاعت اسلام میں مضرب ہے یا نہیں“۔ یہ جواب دیا کہ ”اگر اشاعت اسلام کا کام یہ فرقہ (یعنی
فرقہ احمدیہ) اپنا فرض سمجھتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ فرقہ اس میں شریک نہ ہو..... اس طرح تمام
اہل قبلہ متحد و متفق ہو جائیں۔ گویا ایک ہی خاندان کے فرزند اور ایک ہی شجر محبت و اخوت کے برگ و
بار ہیں“۔ (الہلال ۱۳ جنوری ۱۹۱۳ء ص ۲۶۔ پندرہ روزہ ”نقائص“ لاہور ۱۵ جون ۱۹۸۶ء)

وہابیوں کے امام: ابوالکلام آزاد نے مرزائیوں کو اہل قبلہ۔ ایک ہی خاندان کے فرزند۔ ایک ہی

شجر محبت و اخوت کے برگ و بار قرار دے کر کس فراخ دلی کے ساتھ مرزائیوں کے ساتھ اتحاد و محبت و
اخوت کا رشتہ استوار کیا ہے۔ کیا یہ اسماعیلی نظریہ کی پیروی نہیں ہے؟ اور اس سے یہ صاف ظاہر نہیں ہو
جاتا؟ کہ

☆ ”وفات مسیح کا ذکر خود قرآن میں ہے“ (ملفوظات آزاد ص ۱۳۰) ☆ ”مولانا ابوالکلام آزاد
نے ہمیشہ یہی کہا کہ مرزا غلام احمد صاحب کافر نہیں..... مرزا غلام احمد کے انتقال پر مولانا ان کے
جنازہ کے ساتھ بیٹھالے تک گئے اور مرزا صاحب کے انتقال پر اخبار ”دیکل“ امرتسر میں طویل تعریفی
اداریہ لکھا“۔ (عبدالحمید سالک کے ”نوازش تائے“ ص ۱۵-۱۶) تاریخ احمدیت ج ۳ ص ۵۷۱
تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کتاب ”اقبال، قائد اعظم اور پاکستان“۔

یاد رہے: کہ مسلک احمدیت کے ترجمان ہفت روزہ ”تنظیم احمدیت“ لاہور نے ۷ اپریل
۱۹۸۷ء کی اشاعت میں احمدیوں میں ابوالکلام آزاد کا مقام یوں نقل کیا ہے کہ ”مولانا آزاد نے
کبھی غلطی نہیں کی۔ اور کسی معاملہ میں نہیں کی..... وہ اپنے انداز کار اور اپنے نقطہ نظر میں ہمیشہ حق
بجانب رہے“۔ بلنظم مگر ان نام نہاد ”احمدیوں“ کے علاوہ ابوالکلام کی مرزائیت نوازی گاندھی و
گانگریس دوستی کو اور کون مسلمان برداشت کر سکتا ہے؟

قتلہ شناسیہ بدتر از مرزا سنیہ: مولوی اسماعیل دہلوی اور ابوالکلام آزاد کی طرح ”سردار احمدیت“
مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی در پردہ نہ صرف مرزائیت سے گٹھ جوڑ رکھا بلکہ اسلام و اہل اسلام کے
خلاف مرزائیت سے بھی زیادہ قتلہ انگیزی کی۔ چنانچہ مولوی عبدالعزیز سیکری مری مرکز ”جمعیت
احمدیت“ نے لکھا ہے کہ ”مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی: مولانا عبدالجبار غزنوی کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کی عربی تفسیر کے متعلق کہا۔ کہ مرزائی قتلہ سے یہ زیادہ قتلہ ہے“
(فیصلہ مکہ ص ۲) ثنائی اعمال نامہ: علاوہ ازیں مولوی ثناء اللہ کو خطاب کرتے ہوئے بدیں الفاظ
سے ”ثنائی اعمال نامہ“ یاد دلایا۔ کہ ☆ آپ نے لاہوری مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھی ☆ آپ نے
توئی دیا۔ کہ مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز ہے ☆ آپ نے عدالت میں مرزائی وکیل کے سوالات کا
جواب دیتے ہوئے مرزائیوں کو مسلمان مانا (فیصلہ مکہ ص ۳۶) بقل خود اقرار: مولوی ثناء اللہ
امرتسری نے علی الاعلان اپنا یہ فتویٰ شائع کیا کہ ☆ ”مرزائی امام کے پیچھے نماز ادا ہو جائے گی....

یعنی اگر وہ جماعت کر رہا ہو، تو (جماعت میں) مل جاؤ“۔ (اخبار ”احمدیت“ امرتسر ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء)
ملخصاً ☆ میرا مذہب اور عمل ہے۔ کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتداء جائز ہے، چاہے وہ شیعہ ہو یا

مرزائی“ (الہدیث امرتسر ۲۲ اپریل ۱۹۱۵ء) ☆ اگر عورت مرزائی ہے تو (اس سے) نکاح جائز ہے
 “ (الہدیث امرتسر نومبر ۱۹۳۳ء) ☆ جو شخص مرزائی اور مرزائیوں کو کافر نہ کہے (بلکہ مسلمان جانے)
 اسے کافر کہنا صحیح نہیں۔“ (الہدیث امرتسر ۱۷ جولائی ۱۹۰۸ء ملخصاً) مسلمانوں مذکورہ حوالہ جات کی
 روشنی میں وہابیوں کی منافقت و دورنگی اور ان کے ”سردار الہدیث“ کے مرزائیوں قادیانوں سے دور
 پردہ کلمہ جوڑ پر غور کرو اور خود سوچو کہ ”سردار الہدیث“ کا مرزائیوں کے پیچھے نماز ادا ہونے ☆ منکر ختم
 نبوت مرزائی (مرزائی عورت) سے نکاح جائز ہونے ☆ اور دجال قادیان غلام احمد قادیانی اور دیگر
 مرزائیوں کو مسلمان جانے والوں کی تکفیر کو غلط قرار دینے کے ان نام نہاد ”فتووں“ کے بعد ”سردار
 الہدیث“ ثناء اللہ امرتسری کے مرزائیوں کے ایجنٹ بلکہ اس کے خود منافع مرزائی ہونے میں کیا شبہ
 باقی رہ گیا ہے؟

مولوی محمد حسین بٹالوی: یہی وجہ ہے کہ ”الہدیث“ کے نامور عالم مولوی محمد حسین بٹالوی نے
 واضح طور پر اسے مرزائی قرار دیا ہے چنانچہ ثناء اللہ امرتسری نے خود لکھا ہے کہ ”مولوی محمد حسین بٹالوی
 مجھے مرزائی قرار دیتے ہیں۔“ (اخبار ”الہدیث“ امرتسر ۱۵/۸ اکتوبر ۱۹۰۹ء)
 عیسائیوں سے زیادہ مضبوط تثلیث: جس طرح ”فیصلہ مکہ“ کے حوالے سے گزرا۔ کہ ”مرزائی
 فتنہ سے شائی فتنہ زیادہ ہے۔“ اسی طرح مولوی ثناء اللہ نے اپنے ہم مسلک مولوی عبد الجبار غزنوی
 کے ہمنوا ”علماء الہدیث“ کے متعلق لکھا ہے کہ ”ہمارے ملک میں ایک نئی تثلیث قائم ہوئی ہے۔ جو
 عیسائیوں کی تثلیث سے زیادہ مضبوط ہے کہ جب تک کوئی شخص یہ نہ مانے لا الہ الا اللہ
 عبد الجبار امام اللہ اس سے ملنا جائز نہیں۔“ (اخبار ”الہدیث“ امرتسر ۱۲ اپریل ۱۹۱۵ء)
 الحمد للہ: وہابیوں کے باہم خاندانی فتووں سے یہ ثابت ہو گیا کہ بریلوی اہل سنت کو مشرک و بدعتی
 قرار دینے والے وہابی خود مرزائی فتنہ سے زیادہ فتنہ اور عیسائی تثلیث سے زیادہ تثلیث و کفر و ارتداد
 میں مبتلا ہیں۔ مگر اپنے گھر کا پوسٹ مارٹم کرنے کی بجائے عیسائی تثلیث و مرزائیت سے بھی زیادہ
 اپنے گندے عقائد و نظریات پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔

مگر نہاں کے مانند آں رازے کز و سازندہ مخمبا

انگریز اور پاکستان: وہابیوں کی ہندو و انگریز دوستی اور قیام پاکستان کی مخالفت کے موضوع
 پر ہماری کتاب ”انگریز اور پاکستان کے حامی و مخالف علماء کا بیان“ عرصہ سے شائع ہو رہی ہے۔ اس
 سلسلہ میں وہابیوں کے کردار کے متعلق اس کا مطالعہ کرنا چاہیے کیونکہ اشتہار میں تفصیل کی

گنجائش نہیں۔ وہابیہ: کی یہودیوں کی طرح تحریف و بددیانتی جاننے کے لئے مکتبہ سعودیہ حدیث
 منزل کراچی کی کتاب ”تغیہ الطائین ص ۷۳۹“ ملاحظہ ہو۔ جس میں ۲۰ رکعت تراویح کی عربی اردو
 عبارت کو نسخ کر کے مع الوتر ۱۱ رکعت لکھ کر بحث باطنی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس لئے حاجی امداد اللہ مہاجر
 مکی پیشوائے علمائے دیوبند نے فرمایا ہے کہ ”غیر مقلد لوگ دین کے راہزن ہیں۔ ان کے اختلاط
 سے احتیاط چاہیے۔“ (شائم امدادیہ ص ۵۰)

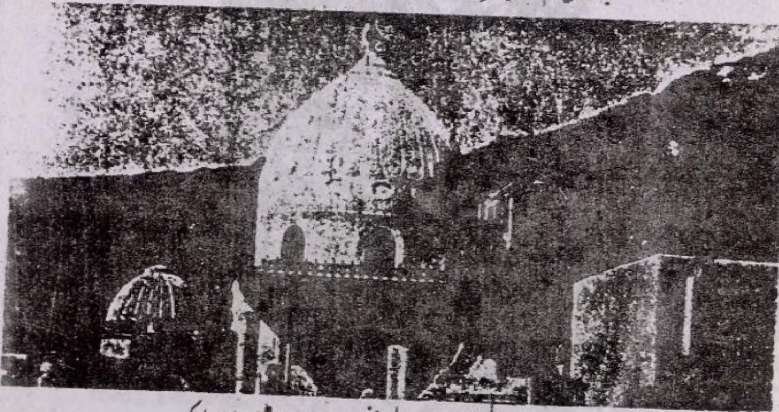
آج جن کونگا ہیں ترستی ہیں

سوسالہ پرانی تصاویر

از: محمد عبدالرشید رضوی



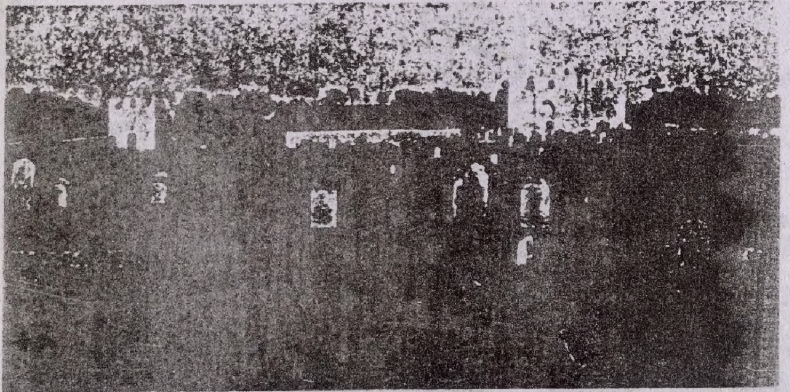
جدہ میں ام البشر حضرت حواء کے مزار مبارک کا گنبد (تصویر ۱۳۲۱ھ)



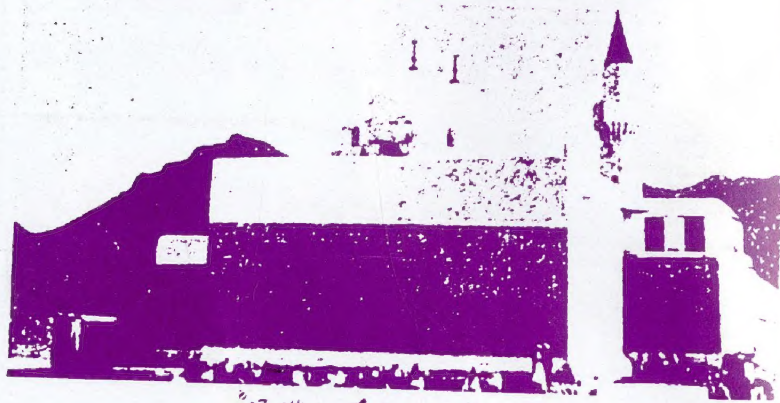
جنت البقیع میں ام المومنین سیدہ خدیجہ کا مزار مبارک



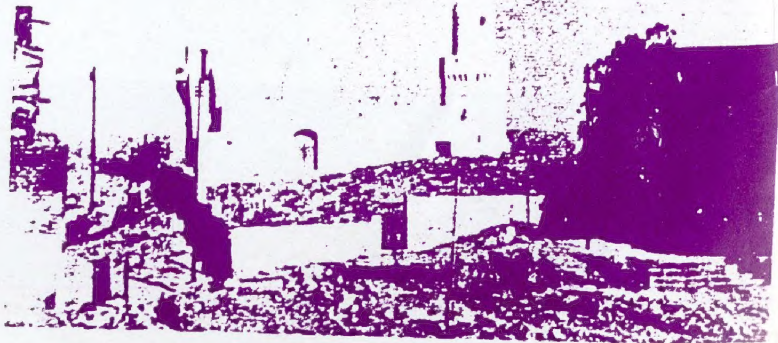
جنت البقیع میں تمام مزارات مقدسہ پر تھے نظر آ رہے ہیں



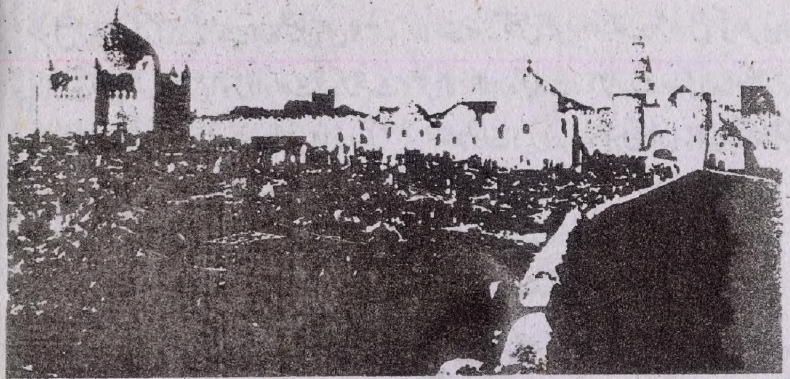
جنت البقیع کا ایک عمومی منظر



مقام احد پر مزار و مسجد سیدنا امیر حمزہ



11- ابو نعیمس پہاڑ پر مسجد بلال (ایک قدیم یادگار تصویر)



ہاں حضرت سلمان فارسی کے دورِ رحلت حجاب تک لے گئے تھے

ادارہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ کے دینی تبلیغی شعبے

ماشاء اللہ ۲۵ سال سے خدمت دین و مسلک اہلسنت کی اشاعت میں مصروف ہے اپنے حلقہ احباب میں اسے متعارف کروائیں اور سالانہ خریداری بنا کر وسعت اشاعت میں حصہ لیں۔ سالانہ چندہ -/100 روپے ہے۔

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ

اشتہارات

بڑے سائز کے لاجواب مدلل تبلیغی اشتہارات جو اب تک لاکھوں کی تعداد میں چھپ چکے ہیں۔ جو اندرون ملک اور بیرونی ممالک میں بھی بہت مقبول ہیں۔

اس کے علاوہ علماء اہل سنت و جماعت کی مختلف دینی مسلکی موضوعات پر تصانیف اور امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی تصانیف مبارکہ اور قرآن پاک کا ترجمہ کنز الایمان حاصل کریں۔

رضوی کیسٹ باؤس تلاوت قرآن پاک، نعتوں کے گلدستے اور مرحوم و موجود علماء اہل سنت و جماعت کی بہترین نایاب آڈیو کیسٹیں تھوک و پرچون ریٹ پر موجود ہیں۔

رضوی کمپوزنگ اور پرنٹنگ

اردو، انگلش کمپوزنگ، بہترین ڈیزائننگ اور پرنٹنگ کے لئے رابطہ فرمائیں۔

چوک دار السلام

گوجرانوالہ (پاکستان)

ادارہ رضائے مصطفیٰ

فون نمبر 217986 فیکس نمبر 0092-431-220893